اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

دارالامان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ... بیرون ہند سالانہ ...

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ — مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۵۸ھ — یوم شنبہ — مطابق ۲۱ فروری ۱۹۳۹ء — نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ کھانسی میں بھی تخفیف ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی تکلیف ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین کو بخار۔ کھانسی اور نزلہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

کل ۱۰ بجے صبح ہائی سکول کی گراؤنڈ میں انٹر کالجیٹ اور سپورٹس کلب کے درمیان ہاکی میچ ہوا۔ جس میں سپورٹس کلب تین گول پر جیتا۔ ۱۱ بجے والی بال کا میچ ہوا۔ جس میں کالجیٹ اور سپورٹس ٹیمیں برابر رہے۔ ۲ بجے دوپہر یونین کلب سے فٹ بال کا میچ ہوا۔ جس میں یونین نے ایک گول پر شکست دی۔ عصر کے بعد انٹر کالجیٹ کی طرف سے حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ مولانا درد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر۔ اور صوفی عبد القدیر صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی۔ مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے انگریزی میں ایڈریس پڑھا اور مولانا درد صاحب نے سب کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ پھر رات کو بعد نماز عشاء مہمان خانہ میں کالجیٹ کی طرف سے جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی ابو العطاء صاحب نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر اور مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے انگریزی میں تقریر کی۔

مولوی عبد العزیز صاحب سابق اہل مد کلکٹر سہارنپور ۱۸ فروری بعمر ۸۰ برس سہارنپور میں فوت ہو گئے۔

آج ۴½ بجے شام کی گاڑی سے کچھ سٹوڈنٹس واپس چلے گئے۔ اور باقی کل صبح کی گاڑی سے چلے جائیں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عورتوں سے حسنِ معاشرت کیا کرو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مخلص دوست سید حسیلت علی شاہ صاحب کو خط لکھا تھا۔ اس میں حضور عورتوں سے حسنِ معاشرت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ جلشانہ فرماتا ہے عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسی معاشرت کرو۔ جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو۔ اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو۔ بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو۔ اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرکم خیرکم باھلہ۔ یعنے تم میں سے بہتر وہ انسان ہے۔ جو بیوی سے نیکی سے پیش آئے۔ اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے۔ کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا۔ عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے۔ جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا۔ اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہیئے۔ اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے۔ کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں۔ اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں۔ تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے۔ شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں۔ کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو۔ کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالےٰ ہے۔ تو مجھے معاف فرمائیں اور میں بہت

نئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی صورت میں ہم کو صوبجاتی خود مختاری کی ایک قلیل سی خوراک دی گئی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس نئے آئین میں نقائص کی بھرمار ہے۔ تاہم ہمارے اہل ملک کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ طاقت ضرور آئی ہے۔ اور سلطنت کی باگ ڈور تھوڑی بہت ملک کے باشندوں کے ہاتھ آ گئی ہے۔

اس سلسلہ میں پنجاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے صوبہ کے مقابلۃً کم فہمیدہ حصہ کو زیادہ نمائندگی ملی۔ صوبہ کے ذی فہم حصہ کو قابو میں رکھنے کی نیت سے صوبہ کو دیہاتی اور شہری حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس پالسی کا قدرتی نتیجہ یہی ہونا تھا۔ کہ طاقت ناتجربہ کار ہاتھوں میں آ گئی۔ ہمارے صوبہ میں سب سے رنجدہ بات یہ ہے۔ کہ حکومت اور طاقت ان لوگوں کے سپرد کی گئی ہے۔ جنہوں نے اس کے حاصل کرنے کے لئے کوئی قربانی نہیں کی۔ نہ ہی مصیبت جھیلی ہے۔ پھر اگر ہمارے وزیروں کے پاس جمہوریت کو کامیابی سے چلانے والا دماغ اور آنکھ نہ ہو۔ تو اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے۔

جو قوانین آج تک پنجاب اسمبلی نے پاس کئے ہیں۔ ان میں اس کے اس دعوی کی جھلک بھی نظر نہیں آتی۔ کہ یونینسٹوں کا پروگرام پسماندہ اور کمزوروں کی خاص امداد ہے چونکہ بظاہر ان کا مقصد صرف کاشتکاری مفاد کی حفاظت ہے۔ اس لئے پسماندہ اور کمزور کے معنی صرف وہی شخص ہے۔ جو کہ اپنے ہاتھ سے ہل چلاتا ہے۔ اور جس کا انحصار صرف کاشتکاری پر ہے۔ اور یقیناً اس میں وہ بڑے بڑے مالکان اراضی و زمیندار شامل نہیں۔ جو کہ اسمبلی کے ایوان میں اس پارٹی کی پچھلی بنچوں پر رونق افروز ہوتے ہیں۔ اگر اس صوبہ میں اراضی کے متعلق قوانین میں اصلاح و ترمیم میری مرضی پر منحصر ہو۔ تو میں اپنے سوشلسٹ دوستوں سے مل کر اراضی کی ہر قسم کی ملکیت کا خاتمہ کرنے میں کسی جھجک سے کام نہ لونگا۔ اور اگر ساہوکار دلال یا اسی قماش کا کوئی دوسرا شخص خون چوسنے والی جونک کے نام سے پکارا جا سکتا ہے۔ تو مالکان اراضی اور زمیندار ان سے بہت بڑی خون چوسنے والی جونکیں ہیں۔ اگر ان کے خلاف حکومت کچھ نہیں کر سکتی۔ تو اس کا پسماندگان کی حمایت کا دعویٰ بالکل کھوکھلا ہے۔

زمینداروں کے قرضہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اگر موجودہ وزارت کے دل میں دیہاتی آبادی کے دکھ دور کرنے کی سچی اور حقیقی خواہش ہوتی۔ اور وہ قرضہ داروں کو ان کے قرض کی ادائیگی میں واقعی امداد دینے کی خواہاں ہوتی۔ تو انصاف کا تقاضا یہ تھا۔ کہ گورنمنٹ روپیہ کی قیمت گھٹانے کی طرف کوئی قدم اٹھاتی۔ ایکٹ ترمیم قانون انتقال اراضی۔ قانون تحفظ مقروض۔ ایکٹ ساہوکاران پنجاب مارکٹنگ بل کے خلاف بھی اپنے رائے کا اظہار کیا گیا۔

غیر زراعت پیشہ لوگوں کی کانفرنس میں ۵۰ منڈیوں کے نمائندے شامل ہوئے۔ صدر نے نمائندگان پریس سے درخواست کی۔ کہ سبجیکٹس کمیٹی کے اجلاس میں جو تقریریں کی جائیں۔ وہ نہ لکھی جائیں۔ تاکہ کسی کو اپنے خیالات کے آزادانہ اظہار میں مشکل نہ پیش آئے۔ اس موقعہ پر یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ یہ کانفرنس پنجاب مارکٹنگ کے متعلق گورنر پنجاب سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس کو منظور نہ کریں لیکن اگر وہ منظوری دیدیں تو اس کے نفاذ کی صورت میں سب غیر زراعت پیشہ یہ طریق عمل اختیار کریں۔ (۱) گورنمنٹ سے عدم تعاون (۲) گورنر یا وزیر کے اعزاز میں منعقدہ پارٹیوں اور سرکاری تقریبوں سے عدم تعاون (۳) وزیروں کی طرف سے جاری شدہ فنڈوں میں چندہ نہ دیں (۴) کوآپریٹو بنکوں سے اپنی رقوم نکلوالیں۔ (۵) کسی زراعت پیشہ کو اس کی فصل کی ضمانت پر قرضہ نہ دیں۔ (۶) الیکشن کی

بعدالت مسٹر احسن الدین صاحب۔ آئی۔ سی۔ ایس

سب جج بہادر درجہ دوئم سیالکوٹ

مقدمہ نمبر ۲۱ آف ۱۹۳۸ء

سردار گیان سنگھ ولد سردار ایشر سنگھ قوم جٹ سکنہ شہر سیالکوٹ مدعی

بنام۔ دیوان کیلاش ناتھ۔ دیوان بیجناتھ۔ دیوان رامیشور ناتھ پسران رائے بہادر دیوان گیان چند اقوام کھتری سکنہ سیالکوٹ شہر مدعا علیہم

دعویٰ ۔/۱۲/۴۱۸

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ بنام دیوان کیلاش ناتھ ولد رائے بہادر دیوان گیا چند قوم کھتری سکنہ سیالکوٹ شہر۔ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں دیوان کیلاش ناتھ مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ پس بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور اصالتاً یا وکالتاً مورخہ ۳/۱۰/۳۹ کو بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ ہذا نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

تحریر ۱۳/۱/۳۹

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

عجیب رعایت

خاکسار کو جلسہ سالانہ کے معاً بعد نمونیہ کا شدید حملہ ہوا۔ مگر مولا کریم نے اپنے خاص فضل سے صحت عطا فرمائی ہے۔ اور آج پھر اپنی دوکان پر آیا ہوں۔ اس شکریہ میں میں اپنے پرانے دوستوں کو اپنی مشتہرہ ادویات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتا ہوں۔ ۱۲ فروری سے ۲۵ فروری تک جو خطوط ڈاک میں ڈالے جائیں گے انکو یہ رعایت ملے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مجربہ نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۱۲ فروری سے ۲۵ فروری تک جو خطوط ڈاک میں پڑ گئے انکو یہ رعایت ملیگی۔

آخری موقع

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ انکا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ۔ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ و چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے جوانی کی محافظ ہے حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے ۴۰ سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی ۱۵ روپے۔ رعایتی ۱۳ روپے۔

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین استقاط حمل کا مجرب علاج ہے جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو والدین پر صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ ام نورالدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کرکے اسکا فیض عام کیا ہے جو ۱۹۱۱ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اسکے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کیلئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر ۵۰ روپے نصف منگوانے پر ۳۰ روپے اس سے کم ۵ روپے فی تولہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہیں۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔ رعایتی چار روپے۔

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر۔ کیا غریب۔ ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس۔ غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا ایسے دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استادی المکرم حضرت مولینا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپیہ۔ رعایتی چار روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند لگے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱ روپیہ رعایتی ۱۲ آنہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ انکی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ آنہ رعایتی ۸ آنہ

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اسکا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو یا مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو کوتاہ کر جاتا ہے اسکے بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ۔ رعایتی ۱ روپیہ ۸ آنہ

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عام رعایتی ۱ روپیہ ۸ آنہ

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے ضرورت منداحباب موقع سے فائدہ اٹھائیں!

خاکسار **حکیم نظام جان اینڈ سنز تلمیذ خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان**

213

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

دمشق ۸ فروری۔ مملکت شام کے ساتھ فرانس کا وعدہ یہ تھا۔ کہ ۱۹۴۰ء میں اسے کامل آزادی دیدی جائے گی۔ مگر گورنمنٹ فرانس نے فی الحال اس معاہدہ کی تصدیق سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے خلاف بطور پروٹسٹ شام کی حکومت آج مستعفی ہوگئی ہے۔

حیدر آباد دکن ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدر آباد کے بعض بارسوخ اور متمول ہندو اس بات کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کہ حضور نظام کے محل کے سامنے ستیہ آگرہ کریں۔

مدراس ۸ فروری۔ اچھوت ادھار کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم مدراس نے کہا۔ کہ عنقریب کانگرس فیڈریشن کی جنگ شروع کرنے والی ہے۔ اور آپ مجھے بہت جلد جیل میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔

بمبئی ۸ فروری۔ حیدر آباد کی کانگرس کے بعض کارکنوں نے گاندھی جی سے درخواست کی۔ کہ انہیں پھر ستیہ آگرہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ ریاست نے سٹیٹ کانگرس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ گاندھی جی نے کہا کہ مجھے آپ لوگوں سے ہمدردی ہے۔ مگر چونکہ اس وقت وہاں فرقہ وارانہ طرز کا ستیہ آگرہ شروع ہے۔ اس لئے اگر ہم بھی جد وجہد کرنے لگیں۔ تو اس کی قومی حیثیت برقرار نہ رہ سکے گی۔

مظفر گڑھ ۸ فروری۔ میاں عبد الحی صاحب وزیر تعلیم پنجاب نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت پنجاب دیہاتی علاقہ میں دو سو گرلز سکول جاری کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ فلسطین کانفرنس کے عرب نمائندوں کو حکومت برطانیہ کی طرف سے کہہ دیا گیا ہے۔ کہ فلسطین کو آزادی دیئے جانے کا فی الحال کوئی امکان نہیں۔ لیجسلیٹو اسمبلی کی تجویز پیش کی گئی ہے لیکن اسی قدر قربانیوں کے بعد عرب اس سکیم پر مطمئن ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں

کٹک ۸ فروری۔ ریاستوں کی الجھن بہت نازک ہوگئی ہے اڑیسہ کی ریاستوں کے پولیٹیکل ایجنٹ نے اس صوبہ کے وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کی۔ اور اس موضوع پر دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔

برگو ۸ فروری۔ جنرل فرانکو نے حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ کٹلان زبان سپین کی سرکاری زبان نہیں سمجھی جائیگی پہلے یہی زبان سرکاری تھی۔

لاہور ۸ فروری۔ مولانا ابو الکلام آزاد پشاور سے واپسی پر آج یہاں سے گذرے۔ سٹیشن پر آپ سے کہا گیا کہ اہل پنجاب کو کچھ نصیحت کریں تو آپ نے کہا کہ میں پنجاب سے بہت مایوس ہوں۔ آپ لوگوں کو چاہئیے کہ خدمت وطن کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

دہلی ۸ فروری۔ آج مہاراجہ جے پور اور وائسرائے کے مابین دیر تک بات چیت ہوتی رہی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب ریاست جے پور میں اصلاحات کا اعلان کیا جائے گا۔

شولاپور ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حیدر آباد میں اس وقت تک آریہ سماجیوں کے ۴۰ جتھے جن کے ممبروں کی تعداد ۲۰۵ تھی۔ گرفتار ہو چکے ہیں۔

دہلی ۸ فروری۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں سوال کیا گیا۔ کہ بعض صوبجاتی حکومتوں کی تقلید میں کیا مرکزی حکومت شراب کی ممانعت کی پالیسی پر عمل پیرا ہوگی۔ حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ایسا نہیں کیا جائے گا کیونکہ گورنمنٹ اسے ضروری نہیں سمجھتی۔

واردھا ۸ فروری۔ حکومت ہند کے سپیشل ایجوکیشنل کمشنر گاندھی جی سے ملاقات کے لئے یہاں آتے ہیں تا واردھا سکیم کے متعلق ان سے تبادلہ خیالات کریں۔

دہلی ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مصر کے لیڈر نحاس پاشا ۹ مارچ کو بمبئی میں اتریں گے۔ اور پھر کانگرس کے اجلاس میں شریک ہونگے۔ جمعیتہ العلماء نے انہیں اپنے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی تھی جسے انہوں نے منظور کرنے سے معذوری کا اظہار کیا ہے۔

دہلی ۸ فروری۔ ہندو عورتوں کے طلاق کے متعلق ڈاکٹر دیشمکھ کے بل پر بحث اپریل پر ملتوی کر دی جائے گی کیونکہ بہت سی صوبجاتی حکومتوں کی آراء تاحال موصول نہیں ہوئیں۔

ناگپور ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سی پی کے بعض سکرٹری ابتک فائلیں براہ راست گورنر کو بھیج دیتے ہیں۔ اور متعلقہ وزراء کو ان کا علم تک نہیں دیتے حتیٰ کہ گورنر کی طرف سے بعض احکام کا بھی وزراء کو علم نہیں ہوتا۔

فرید آباد ۸ فروری۔ کل رات بارش کے ساتھ تحصیل پلول کے بعض دیہات میں قریباً دس منٹ تک ژالہ باری ہوتی رہی۔ اور کہا جاتا ہے کہ بعض اولوں کا وزن ایک ایک سیر تھا۔

لاہور ۸ فروری۔ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کے صدر مسٹر اینے نے ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بالشوزم کے جراثیم ہندوستان میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور یہ ہندوستانی نوجوانوں کو پاگل کرنے جا رہے ہیں۔

یروشلم ۷ فروری۔ ملٹری کمانڈر نے یروشلم جافا روڈ پر عربوں کے مال کی آمد و رفت کو بند کر دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے ریلوے لائن کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

لنڈن ۷ فروری۔ عرب اور یہودی ڈیلیگیٹوں میں براہ راست گفت وشنید کی خبریں بالکل غلط ہیں انفرادی طور پر بات چیت کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہو سکتی۔

لنڈن ۷ فروری۔ حکومت فرانس کی طرف سے تردید کے باوجود پارلیمینٹ کے ایک طبقہ کی یہی رائے ہے۔ کہ حکومت فرانس نے اپنا نمائندہ اٹلی اس لئے بھیجا ہے کہ تا وہ معلوم کرے۔ کہ سولینی کو کس طرح خوش کیا جا سکتا ہے۔

الہ آباد ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵ فروری کو مغل سرائے اور مرزا پور کے درمیان بمبئی میل کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کی تھی۔ اور آٹھ فش پلیٹیں علیحدہ کر دی گئی تھیں مگر ڈرائیور نے بروقت اس سے آگاہ ہو کر گاڑی کو ٹھہرا لیا۔ حکومت کی طرف سے مجرموں کا سراغ لگانے والے کے لئے ایک ہزار روپے کے انعام کا وعدہ کیا گیا ہے۔

بڈاپسٹ ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری کی نئی وزارت مرتب ہو گئی ہے۔ اور بیشتر ممبر وہی ہیں۔ جو پہلی گورنمنٹ میں تھے۔ نئے وزیر اعظم کا انتخاب ابھی نہیں ہوا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

زمانے کے فتور اور ظہورِ مامور

اجی مولوی جی! یہ کیا ہو رہا ہے
کہ عیسےٰ کا رفع سما ہو رہا ہے
نہ مریمؑ کے بیٹے کو اتنا بڑھاؤ
مسلمان کہلا کے کیا ہو رہا ہے
فلک پر ہو عیسےٰؑ - محمدؐ زمیں میں
جو تھا نارَوا وہ روا ہو رہا ہے
وہ - نبیوں کا سردار - مٹی کے نیچے
یہ خوب احترام آپؐ کا ہو رہا ہے؟
زمانے نے کچھ ایسا پلٹا ہے کھایا
کہ جنگ و جدل جا بجا ہو رہا ہے
جرائم کی کثرت ہے تقویٰ کی قلت
کہ مفقود خوفِ خدا ہو رہا ہے
نہ حُبِّ صداقت نہ پاسِ شرافت
ہر اک جا پہ فتنہ بپا ہو رہا ہے
وُہ آزادِ مسلم وہ دلشادِ مسلم
اسیرِ کمندِ ہوا ہو رہا ہے
کبھی صاحبِ دولت و شان و شوکت
مگر آجکل بے نوا ہو رہا ہے
حکومت کا جن کی کہ چرچا تھا گھر گھر
وہ رسوائے عالم گدا ہو رہا ہے
کئی دانے تسبیح کے توڑ ڈالے
ارے میرے داتا یہ کیا ہو رہا ہے
نہیں یاد قول و قرارِ محبّت
زباں پر ہے شکوہ گلا ہو رہا ہے
کسی کے وہ احسان سب بھول بیٹھے
بھلائی کے بدلے بُرا ہو رہا ہے
اسی کا صفایا - شرف جس سے پایا
ادا خوب حقِ قفا ہو رہا ہے
ہماری ہی بلّی ہمیں ہی میاؤں
میاں جی یہ کیا ماجرا ہو رہا ہے
پرایوں سے الفت ہے اپنوں سے نفرت
یہ کیا پاسِ عہدِ وفا ہو رہا ہے
اشارے کنائے تھے پہلے تو خفیہ
مگر سب کچھ اب برملا ہو رہا ہے
سمجھ جاؤ طوفان ہے آنے والا
مکدّر جو رنگِ فضا ہو رہا ہے
فرستادۂ حق پئے دستگیری
وہ دیکھو کہ جلوہ نما ہو رہا ہے
ثریا سے ایمان لایا ہے واپس
مبارک جو اس پر فدا ہو رہا ہے
وُہ گوشہ نشیں تھا مگر دیکھ لیجے
کہ اب میرزا میرزا ہو رہا ہے
جہاں کذب و باطل کا تھا زور پہلے
وہاں شورِ صدق و صفا ہو رہا ہے
بہا تھا جہاں خون شہیدوں کا اُسکے
وہاں پیشکش خونبہا ہو رہا ہے
جسے زہر سمجھے تھے دنیا کے بندے
وہی دیکھو آبِ بقا ہو رہا ہے
علیٰ رغمِ انفِ حریفانِ عالم
ہمیں حاصل اب مدعا ہو رہا ہے
مرا ذوق اپنا ہے - گو شوق - رسوا
جو نالہ تھا - بانگِ درا ہو رہا ہے
نہ کیوں ظلمتِ کفر - کافور - ہوتی
ضیا بخشِ جاں - مہ لقا ہو رہا ہے
یہ فضلِ عمرؓ کی دعائیں ہیں جن سے
یہ ہر رنگ فضلِ خدا ہو رہا ہے
خبر ہے تجھے کیا؟ یہ اے شاہِ خوباں
زمانہ ترا مبتلا ہو رہا ہے
پئے دینِ حق قادیاں آکے دیکھو
کہ کیا کام صبح و مسا ہو رہا ہے
غلامانِ احمدؑ کمربستہ حاضر
ہر اک مال و جاں سے فدا ہو رہا ہے
جدھر جاؤ ذکرِ خدا فکرِ عقبےٰ
جہاں بیٹھو صلِّ علیٰ ہو رہا ہے
نہ دشمن کی باتوں پہ جاؤ - خود آؤ
اور آنکھوں سے دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے
جوانانِ ملت میں وُہ جوشِ خدمت
کہ بس مرحبا مرحبا ہو رہا ہے
جو بوڑھا ہے درماندہ کمزور عاجز
وہ مصروفِ شغلِ دعا ہو رہا ہے
خواتینِ لجنہ کی سرگرمیوں سے
ہر اک شعبے میں ارتقا ہو رہا ہے
یتیموں کی بیواؤں کی غمگساری
غریبوں کا ہر دم بھلا ہو رہا ہے
ہے بچوں کی تعلیم بھی تربیت بھی
تہیّا - ہر اک کام کا ہو رہا ہے
غرض دین و دنیا کی بہبودیاں ہیں
درِ جنّتِ خُلد - وا - ہو رہا ہے
نگاہِ نوازش - ز راہِ ترحم
تقاضائے اہلِ وفا ہو رہا ہے
نظامِ جماعت - سب اچھا ہے اکمل
جو کچھ ہو رہا ہے - بجا ہو رہا ہے

خاکسار - اکمل عفا اللہ عنہ ۱۲ر فروری ۱۹۲۹ء

قادیان میں احمدی خواتین کا جلسہ

۲۳ر فروری کو بروز جمعرات نصرت گرلز ہائی سکول میں صبح نو بجے مستورات کا جلسہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر انتظام منعقد ہوگا۔ سب بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر شریک جلسہ ہوں۔ خاکسارات ارشید (بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) سکرٹری مجلس ناصرات الاحمدیہ

اخراج از جماعت کا اعلان

احمد الدین صاحب ڈرائیور سکنہ جیجو کھیوہ۔ ڈاک خانہ ذیل ضلع سیالکوٹ کو اس کے ایک خلاف شریعت فعل کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۳/۲/۲۸ کو جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا گیا تھا جس کی اطلاع اسی وقت ضروری مقامات پر کر دی گئی تھی۔ اب عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ

موضع ونجواں تحصیل بٹالہ میں جلسہ دیہات سدھار

۲۷ر فروری کو انجمن دیہات سدھار ونجواں تحصیل بٹالہ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوگا۔ افسران متعلقہ مفید لیکچر دیں گے۔ دیسی کھیلوں کا مقابلہ بھی ہوگا۔ اور انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ خاکسار محمد رمضان آنریری سیکرٹری

گیانی محمد الدین صاحب کہاں ہیں

گیانی محمد الدین صاحب کے متعلق اگر کسی دوست کو علم ہو کہ وہ آج کل کہاں ہیں تو اس کی اطلاع فوراً ناظر امور عامہ کو دیں۔ ناظر امور عامہ

ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے واسطے ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوراً ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو بھجوائیں۔ درخواست کے ساتھ نقول سرٹیفکیٹ اور مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری صاحبان کی تصدیق شامل ہونی چاہیئے۔ ناظر تعلیم و تربیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

موجودہ زمانہ میں مصلح ربّانی کی بعثت کی ضرورت

جو شخص ذرا بھی غور و فکر سے کام لے وُہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ جس قدر بُرائیاں و فسادات موجودہ زمانہ ہے۔ اس کی مثال ازمنہ ماضیہ میں قطعاً نہیں مل سکتی۔ کوئی بُرائی کوئی بدکاری۔ کوئی بے حیائی۔ کوئی سیاہ کاری ایسی نہیں جس کا ارتکاب کثرت سے نہ کیا جاتا ہو۔ اور کوئی اعلےٰ خلق ایسا نہیں جس کی سر بازار مٹی نہ پلید کی جارہی ہو۔ ان حالات میں یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ جب پہلے زمانوں میں اس سے کم بدکرداریوں اور بداعمالیوں کو دُور کرنے اور اپنے بندوں کی اصلاح کیلئے خدا تعالےٰ مامور انسان مقرر فرماتا رہا ہے۔ تو موجودہ زمانہ بھی اس بات کا بے حد محتاج ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی سنت کے مطابق کسی کو مامور کرے۔ تا کہ وُہ دُنیا کے سعید الفطرت انسانوں کو اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھکائے۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب اور وصل کی نعمت عطا کرے۔

لیکن جب اس فطری اور حقیقی مطالبہ کو عام لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے اور ان کی طبائع میں کسی مامور من اللہ اور مصلح ربانی کی تلاش و جستجو کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ لوگ جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں۔ لیکن در اصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد شرٌ من تحت ادیم السماء کے مصداق بن چکے ہیں۔ پکار اُٹھتے ہیں۔ کہ اب کسی مامور اور مرسل کی ضرورت نہیں ہے امتِ محمدیہ کی اصلاح اور دُنیا میں اشاعت اسلام کے لئے علماء ہی کافی ہیں۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر علماء ہی کافی ہوتے۔ تو یہاں تک نوبت ہی کیوں پہنچتی۔ کہ ایک طرف تو مسلمان کہلانے والے اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ ہو کر چاہ ضلالت میں گرے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف ساری دُنیا کے علماء میں سے کسی کو بھی اشاعت اسلام کا خیال تک نہیں ہے۔ اور خیال آ بھی کس طرح سکتا ہے۔ جبکہ وُہ خود اسلام کے فیوض اور برکات سے محروم ہیں۔ اور نہیں جانتے۔ کہ اسلام میں وہ کونسی فضیلت ہے۔ جو اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ پرانے قصے اور کہانیاں کونسا مذہب ہے جس کے پیرو بیان نہیں کرتے۔ اور جتنا کوئی مذہب حقیقت سے دُور ہوگا۔ اسی قدر زیادہ اس میں عجیب و غریب اور حیرت انگیز کہانیاں زیادہ پائی جائیں گی۔

پس کہانیاں کسی مذہب کی فضیلت کا باعث نہیں بن سکتیں۔ بلکہ اصل چیز یہ ہے۔ کہ کونسا مذہب ایسا ہے۔ جو اب بھی اپنی زندگی کا ثبوت دے سکتا ہے۔ اور وُہ اس طرح کہ ضرورت کے وقت اپنے پیروؤں کی دستگیری کر سکتا ہے۔ اس وقت تمام مذاہب کے پیرو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ دُنیا سیدھے رستہ سے بھٹک چکی۔ گمراہی۔ اور ضلالت میں گر چکی۔ اور کسی مصلح کی بے حد محتاج ہے۔ اور وہ اس کے لئے طرح طرح کی التجائیں اور آرزوئیں بھی کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی میں کوئی انسان اس دعوے کے ساتھ کھڑا نہیں ہوتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے اصلاح خلق کے لئے مبعوث کیا ہے اور وُہ اسی رنگ میں آیا ہے جس رنگ میں سابقہ زمانوں میں خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل ضرورت کے وقت آتے رہے ہیں — اگر اسلام بھی کوئی ایسا انسان پیش نہیں کرتا۔ تو اس میں اور دیگر مذاہب میں کیا امتیاز رہ جاتا ہے۔ یا تو یہ کہا جائے۔ کہ مسلمانوں کو کسی مصلح کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ان میں کوئی خرابی کوئی بُرائی۔ اور کوئی ناروا بات نہیں پائی جاتی۔ یا پھر یہ کہا جائے۔ کہ بے شک مسلمان بھی گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں گر چکے ہیں۔ اور اصلاح کے سخت محتاج ہیں۔ لیکن علماء کہلانے والے ان کی اصلاح کے لئے کافی ہیں۔ وہ ان کے سامنے حقیقی اسلام پیش کر سکتے۔ اور اسلام کے سچے۔ اور مخلص پیرو بنا کر خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے قابل بنا سکتے ہیں مگر یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ جبکہ سینکڑوں اور ہزاروں علماء کی موجودگی میں مسلمانوں کی دینی۔ اور دُنیوی حالت نہایت ہی عبرتناک ہو چکی ہے۔ اور روز بروز ہوتی جارہی ہے۔ حتےٰ کہ خود علماء چلا اُٹھے ہیں۔ چنانچہ کسی مامور اور مرسل کے مبعوث ہونے کا سب سے بڑا مخالف فرقہ اہل حدیث۔ اور اس کے آرگن اخبار "اہلحدیث" نے جس کے "مدیر مسئول" "ابوالوفا ثناء اللہ" ہیں۔ اپنے تازہ پرچہ میں "دور پُر فتن" کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔ ۔ :۔

ذرا غور کر کے اگر دیکھئے گا
زمانے کی ہر شے میں شر دیکھئے گا
نہ اب پوچھئے بزمِ ہستی کا عالم
ہزاروں ہیں فتنے جدھر دیکھئے گا
ہُوا حق کا ملنا زمانے میں مشکل
ہے باطل ہی باطل جدھر دیکھئے گا
ملے گا نہ کوئی مسلماں مسلماں
اگر ڈھونڈئیے گا اگر دیکھئے گا
پڑے گی نظر جس مسلمان پر بھی
پریشان و آشفتہ سر دیکھئے گا
خصوصاً ہیں غفلت میں ہندی مسلماں
جسے دیکھئے بے ہنر دیکھئے گا
اگر حال یونہی رہے گا ہمیشہ
نہ ہرگز کبھی بارور دیکھئے گا
جو ہوجائے گی قوم پابند سنت
تو اک اک کو پھر اوج پر دیکھئے گا

یہ سب کچھ صحیح ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا معدذر۔ مگر سوال یہ ہے۔ قوم پابند سنت کیونکر ہوجائیگی اس کا سوائے اس کے اور کوئی طریق نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنا کوئی مامور اور مرسل مبعوث کرے۔ اور اس طرح جہاں اسلام کا زندہ ہونا ثابت ہو۔ وہاں مسلمانوں کو بھی روحانی زندگی نصیب ہو۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی غرض کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اب آپ ہی کے ذریعہ مسلمان حقیقی مسلمان بن سکتے ہیں۔ کاش ٹھنڈے دل سے اس پر غور کیا جائے۔ اور اپنی حالتِ زار کا اعتراف کرنے کے باوجود اس روحانی طبیب سے مستفیض ہونے سے انکار نہ کیا جائے۔ جسے خدا تعالےٰ نے بھیجا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیے۔ وہ خدا جس نے انسان کی جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کیلئے سامان بنائے جو زمین کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے بارش نازل کرتا ہے۔ اور جو زمین کے اندر رہنے والے کیڑوں کے لئے بھی خوراک کا انتظام کرتا ہے کیا اس کے متعلق یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ انسان جسے اس نے اشرف المخلوقات بنایا۔ اسے ظلمت اور گمراہی سے بچانے کا وہ کوئی سامان نہیں کرے گا۔ حاشا و کلا اس نے یقیناً سامان کیا ہے۔ مگر اس سے فائدہ اٹھانا انسان کا اپنا کام ہے۔

حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کی ملاقات کا واقعہ کشفی ہے یا ظاہری

(۲)

اس مضمون کی پہلی قسط ۱۶ فروری کے اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ جو سفر کیا اور جس میں حضرت خضر نے تین کام کئے۔ ان سے کیا فوائد اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے بتایا گیا ہے۔ کہ اس واقعہ میں عظیم الشان پیشگوئی بھی بیان کی گئی ہے۔ اب اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

کشتی توڑنا

تمثیل کے طور پر کشتی کے عیب دار کرنے میں یہ پیشگوئی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسی کامل شریعت اور کامل کتاب دی جائے گی۔ جس کے مقابلہ میں پہلی تمام تعلیمیں ناقص ہوں گی۔ اور اس لحاظ سے ان لوگوں کو جو دوسری تعلیموں کے حامل تھے مسکین قرار دیا گیا ہے اور جو غاصب بادشاہ کا ذکر ہے۔ اس سے تمثالی طور پر دجال مراد ہے۔ جو وحی والہام کے منکر ہونے کی وجہ سے ہر تعلیم کو انسانی تعلیم قرار دیتا ہے اور اپنی ملکیت بنانا چاہتا ہے۔ اور ہر وقت اسی کوشش میں ہے۔ کہ وہ خدائی تعلیمات کے متعلق یہ ثابت کرے کہ وہ تعلیمیں متقدمین سے اخذ کی گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے کوئی تعلیم نہیں بھیجی بلکہ سب انسانوں کی اپنی بنائی ہوئی تھیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے متعلق بھی دجال نے یہی طریق اختیار کیا۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر وہ کہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں سے یہ تعلیم سیکھی۔ تو اس میں عیسائیوں کے عقائد کی تردید پائی جاتی ہے اگر کہیں یہود سے تو ان کے عقائد کی بھی تردید موجود ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کے عقائد اور فلاسفروں کے غلط نظریات کو بھی رد کیا گیا ہے۔ اور یہ چیلنج کر کے کہ اس جیسی کوئی کامل تعلیم پیش نہیں کر سکتا ثابت کر دیا ہے۔ کہ باقی تمام تعلیمیں ناقص ہیں اور یہ تعلیم خدائی ہے۔ پس دجال اس تعلیم پر قابض نہیں ہو سکتا و [illegible]

بچہ کا قتل

بچہ کے قتل میں تمثالی طور پر یہ پیشگوئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخالفوں کی طرف سے نعوذ باللہ ناحق خونی اور قاتل ہونے کا الزام دیا جائیگا۔ اور اس کے ثبوت میں ایک واقعہ کو جو بنی اسرائیل سے تعلق رکھتا ہوگا۔ یعنی بنو قریظہ کا قتل مخالفین کی طرف سے پیش کیا جائے گا۔ حالانکہ وہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اور ان پیشگوئیوں کے مطابق ہوگا۔ جو پہلے سے انبیاء نے خدا سے علم پا کر کی ہوں گی۔ چنانچہ ہوسیع ۱/۱۱ میں صاف طور پر بنی اسرائیل کو غلام کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ عربی الفاظ یہ ہیں لما کان اسرائیل غلاما احببتہ ومن مصر دعوت ابنی کہ جب اسرائیل غلام (یعنی بچہ تھا) میں نے اس سے محبت کی۔ اور مصر سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔ اس جگہ بنی اسرائیل کو جبکہ وہ مصر میں تھے۔ کمزوری میں ایک بچہ سے مشابہت دیکر اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ پس وہی بنی اسرائیل جو حضرت موسےٰ کے عہد میں ایک معصوم بچہ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت وہ طغیان اور کفر میں بڑھے ہوئے تھے۔ چنانچہ یہود کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا۔ (مائدہ رکوع ۹) پس بجائے اس کے کہ وہ اپنے انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق اس الہٰی تعلیم کو قبول کرتے۔ وہ طغیان و کفر میں اور بڑھ گئے۔ اور آخر اپنی [illegible] کی وجہ سے ان کے مسلمہ [illegible] سعد بن معاذ رضی کے فیصلہ کے مطابق [illegible] کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قضیت بحکم اللہ وربما قال بحکم الملک۔ (بخاری کتاب المغازی) ان کے تمام جوان مرد قتل کئے گئے۔ اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا گیا۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو یسعیاہ باب ۲۱ میں ہے۔ نیز مسیح ناصری علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو متی باب ۲۱ میں درج ہے کہ جب انگور کے باغ کا مالک آئیگا۔ تو وہ ان شریروں کو بری طرح قتل کریگا۔ اور باغ اوروں کے سپرد کریگا۔ نیز فرمایا کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ آسمانی بادشاہت تم سے چھین لی جائیگی۔ اور ایک دوسری قوم یعنے بنی اسماعیل) کے سپرد کی جائے گی جو اپنے وقت پر پھل دے گی۔ یعنی وہ اس تعلیم کو جو حضرت ابراہیم نے توحید کے متعلق لوگوں کو دی تھی زیادہ قائم کرنے والی ہوگی۔ اور اس میں بہ نسبت اسرائیلیوں کے زیادہ صلاحیت اور زیادہ پاکیزگی اور زیادہ رحم رکھنے والی اور مغفرت و احسان کرنے والی ہوگی۔ اسی طرح بنو نضیر کا محاصرہ کیا گیا۔ اور آخر کار ان کے اردگرد درختوں کو کاٹ کر آگ لگا دی گئی۔ تو وہ اپنے قلعوں سے باہر آئے اور انہیں اجازت دی گئی۔ کہ وہ جو اسباب اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں لے جائیں۔ اور وہاں سے انہیں جلا وطن کیا گیا۔ یہ پیشگوئی کے مطابق تھا جسکا ذکر یسعیاہ باب ۴۲ میں ہے۔ جس میں آگ لگائے جانے کا بھی ذکر ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان پر یہ عذاب خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کی خطاؤں کی وجہ سے ہوگا۔ اسی طرح مشرکین مکہ وغیرہ سے بھی جو جنگ ہوئی وہ بھی منشاء الہٰی کے مطابق تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم کہ اے مومنو تم ان سے لڑو اور انکا مقابلہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے ذریعہ انہیں سزا دیگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ کرنا اور اس میں یہود اور دوسرے بہت سے لوگوں کا قتل کیا جانا اللہ تعالےٰ کے اذن اور منشا اور سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکار کی وجہ سے یہود من حیث القوم نبوت اور سلطنت سے محروم کر دیئے گئے۔ اور فرمایا کہ وہ ہمیشہ مسکنت اور ذلت کی حالت میں رہیں گے۔ الا بحبل من اللہ و حبل من الناس مگر یہ کہ وہ اسلام قبول کریں۔ یا وقتی طور پر کسی دوسری سلطنت کی حمایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ورنہ ہمیشہ ان پر ہٹلر جیسے حاکم رہیں گے جو انہیں سخت سزا دیتے رہیں گے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر جلاوطنی لکھ دی ہوئی ہے۔ چنانچہ یہ مضمون سورۂ آل عمران سورۂ اعراف اور سورۂ الحشر میں تفصیل سے مذکور ہے۔

دیوار کا بنانا

یہ دیوار تمثیلی رنگ میں وہی اسلام کی روحانی دیوار تھی۔ جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا تھا۔ اور اسلمت لرب العالمین کہکر اسلام کی حقیقت کو بیان کیا تھا پھر ووصی بھا ابراھیم بنیہ اس امر کی وصیت آپ نے اپنی اولاد کو بھی کی تھی۔ کہ وہ اس دیوار کی پوری طرح حفاظت کریں۔ اور آیت وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین میں حضرت ابراہیم کو صالح فرمایا ہے۔ اور آپ کے دو بچے اسحٰق اور اسمٰعیل علیہما السلام جن کے متعلق آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل و اسحٰق ان دونوں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے غلام کا لفظ استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔ رب ھب لی من الصالحین کہ اے خدا مجھے صالح بچہ عطا فرما۔ فبشرناہ بغلام حلیم (صافات) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ہم نے انہیں ایک حلیم اور بردبار غلام (بچہ) کی بشارت دی جو حضرت اسمٰعیل تھے۔

اور حضرت اسحاقؑ کے متعلق فرمایا۔ انّا نبشّرک بغلام علیم۔ (الحجر ع) کہ ہم تجھے ایک علیم غلام (بچہ) کی بشارت دیتے ہیں۔

پس یہی دونوں بچے جن سے موسوی اور محمدی سلسلے جاری ہونے والے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں دو یتیم کی طرح رہ گئے تھے۔ کیونکہ ان دونوں کی اولاد بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل اس اصل دینِ اسلام کو جو ان کے صالح والد نے سکھایا تھا۔ بھول چکے تھے۔ اور سیدھے راستہ سے دور جا پڑے تھے۔ اس لئے وہ روحانی خزائن جو اس کے نیچے تھے۔ ضائع ہونے کو تھے۔ کہ اسی عبد کامل (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) نے اس دیوار کو پھر سیدھا مضبوط بنا دیا۔ اور فرمایا۔ ما اسألکم من اجر وما انا من المتکلفین۔ اور بغیر مزدوری کے ایسا کیا۔ نہ تکلف کے طور پر بلکہ ایسے رنگ میں کہ گویا آپ کی فطرت میں انسانی ہمدردی اور دنیا کی بہتری اور خیر خواہی کا کامل جذبہ ودیعت کیا گیا تھا۔ ؎

آں ترحّما کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

وہ بستی کہ جس کے اہل نے کہہ دیا تھا۔ لن نؤمن بھٰذا القراٰن ولا بالذی بین یدیہ (سباع) کہ نہ ہم قرآن کو مانیں۔ نہ اس سے پہلی کتابوں تورات وغیرہ کو۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے ظلم و ستم کو دیکھتے ہوئے۔ اور بھوک وغیرہ کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے اس دیوار کے مضبوط اور سیدھا کرنے کے لئے پست ہمتی نہ دکھائی۔ بلکہ اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون کہہ کر اہل قریہ کی ہدایت کے لئے اللہ تعالےٰ سے گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کیں۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی صفت رب العالمین کا اظہار تھا۔ جو منکرین ہستی باری تعالےٰ کی بھی ربوبیت کر رہی ہے۔ آپ نے حضرت موسیٰؑ کی طرح اپنے دشمنوں سے انتقام نہ لیا۔ کہ غلبہ پانے پر ان کے بچوں اور عورتوں وغیرہ کو قتل کر دیا۔ بلکہ آپ نے سخت جانی دشمنوں کو کامل فتح اور غلبہ پانے کے بعد لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کر دیا۔ اور انہیں کوئی سرزنش نہ کی۔ اور یہی وہ مقام تھا جس پر اس عبد کامل نے حضرت موسےٰؑ سے صاف طور پر کہہ دیا تھا۔ ھٰذا فراق بینی و بینک۔ کیونکہ یہ صفت ربّ العالمین کے ظہور کا مقام تھا۔ جس کے حقیقی مظہر صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ یا بروزی اور ظلی طور پر آپ کے خَلف حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ اور یہ مقام ایسا ہے۔ کہ جہاں نفس انسانی بالکل کھویا جاتا ہے۔ اور دشمنوں کی مخالفت اور عداوت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان سے حسن سلوک کرنا پڑتا ہے۔ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کشتی کے معاملہ میں اعتراض کیا۔ تو اس وقت انہوں نے تمام اہلِ کشتی کے غرق کو مدنظر رکھ کر کہا تھا۔ جس میں دوسروں کا بھی فائدہ مدنظر تھا۔ اس لئے حضرت موسےٰؑ کو ساتھ رہنے کی اجازت دی گئی۔ بچہ کے قتل پر بھی سوال حضرت موسےٰؑ کے ذاتی فائدہ سے تعلق نہ رکھتا تھا لیکن ان کا تیسرا اعتراض محض ذاتی غرض اور اپنے نفس کے فائدہ کے لئے تھا۔ دوسروں کا اس میں کوئی فائدہ نہ تھا۔ اور اس کے مقابل خضر کا فعل صفتِ ربوبیت کا اظہار اور محض احسان کے طور پر تھا۔ ان کے نفس کا ذرہ بھر دخل نہ تھا۔ گویا حضرت موسےٰؑ کا اعتراض اور خضرؑ کا فعل دونوں بالکل ایک دوسرے کے ضدین تھے۔ اس لئے خضر نے حضرت موسےٰؑ سے کہدیا۔ کہ دیکھو۔ اب آپ کا یہ اعتراض میرے اور آپ کے درمیان فراق کا موجب ہے۔ کیونکہ میرے فعل اور آپ کے اعتراض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے اب مناسب یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ حضرت موسےٰ کو اپنی کمی علم کا احساس ہو گیا اور آپ اس بندے سے علیحدہ ہو گئے۔

سلوک کے تین منازل

ان تینوں افعال میں جو حضرت خضر نے کئے۔ درحقیقت تین روحانی منازل کا ذکر پایا جاتا ہے۔ کشتی کو عیب دار بنانے کا واقعہ سلوک اور سیر الی اللہ کے ابتدائی منازل سے تعلق رکھتا ہے جس میں بندہ اور اس کے رب میں ایک قسم کی جدائی بھی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے اس بندہ نے کہا فاردت ان اعیبھا۔ یعنی کشتی کے عیب دار کرنے کو اپنی ذات کی طرف منسوب کیا اور اچھے نتیجہ کو خدا کی طرف۔ پھر جب انسان اس مقام سے ترقی کرتا ہے۔ تو مقام بقاء پر پہونچ جاتا ہے جس میں بندہ اور خدا کے افعال میں ایک رنگ کی یگانگت ہو جاتی ہے۔ لیکن عبودیت کا بھی احساس باقی رہتا ہے۔ اس لئے حضرت خضر نے قتلِ غلام کے واقعہ کے متعلق فخشینا اور اردنا فرمایا۔ کہ ہم نے ارادہ کیا۔ لیکن پھر عبودیت کا خیال آ گیا۔ تو کہا۔ فاراد ربھما کہ مومن والدین کے رب نے اس امر کا ارادہ فرمایا۔ کہ اس مقتول بچہ کے عوض انہیں زیادہ صالح اور پاک بچہ عطا فرمائے۔

لیکن تیسرے واقعہ میں مقام فنا۔ اور مقام وحدت تامہ کی طرف اشارہ ہے جس میں بندہ خدا کی محبت میں اس قدر فنا ہو جاتا ہے۔ کہ ظلی طور پر اس میں الٰہی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور جیسے لوہا آگ میں پڑ کر آگ کی طرح ہو جاتا ہے اور اس سے آگ کے خواص ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح اس مقام میں بندہ سے خوارق و معجزات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ بظاہر ایک کام وہ کرتا ہے لیکن پس پردہ خدائی طاقت کام کر رہی ہوتی ہے۔ جیسے کہ آیت ما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمٰی۔ اور آیت ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ سے ظاہر ہے۔ اس وقت اس بندہ کا فعل خدا تعالےٰ کا فعل ہوتا ہے۔ اس لئے دیوار کے معاملہ میں خضر نے کہا۔ فاراد ربک کہ اے موسیٰ تیرے رب نے یہ ارادہ کیا۔ اپنے وجود کا ذکر بالکل حذف کر دیا۔ فرمایا اگرچہ یہ کام میں نے کیا۔ لیکن درحقیقت میرا اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ یہ سب خدا تعالےٰ کا فعل تھا اور اسی کی رحمت سے یہ ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دیوار ثانی

دیوار کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کی جو دیوار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مضبوط ہوئی۔ اس کے گرانے اور کمزور کرنے کے لئے آخری زمانہ میں ایک قوم یاجوج ماجوج اور دجال پورا زور لگانے والی تھی۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بنی اسمٰعیل و بنی اسحاق سے ایمان لانے والی قوم آپ کے ذریعہ بلوغ کی حالت کو پہونچ چکی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی کمال حکمت نے چاہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد میں سے اس قوم کے مقابلہ کے لئے ایک ایسے شخص کا انتخاب کرے جو بنی اسمٰعیل و بنی اسحاق کی اولاد سے ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

واللہ جمع فیھم نسل اسحاق و اسمٰعیل من کمال الحکمۃ والمصلحۃ (الاستفتاء ص)

کہ اللہ تعالےٰ نے کمال حکمت اور مصلحت سے میرے آبا و اجداد میں سے حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحاق کی نسل کو جمع کر دیا۔

اور ذوالقرنین کے قصہ میں جس دیوار کا ذکر ہے۔ اس کے ذکر میں جو پیشگوئی کے رنگ میں معنے تھے۔ اس کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

”اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایت سے فیضیاب ہوں گے۔ تب وہ اس کو کہیں گے۔ کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں وہ جواب میں کہے گا۔ کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے۔ وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہے۔ تو اپنی طاقت کے موافق کرو۔ تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔ یعنی ایسے طور پر حجت پوری کروں۔ کہ وہ کوئی طعن و تشنیع اور اعتراض کا تم پر حملہ نہ کر سکیں“۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۱)

اور پھر فرمایا کہ یہ خدا کی رحمت سے ہوگا۔ اور اس کا ہاتھ یہ سب کچھ کرے گا۔ انسانی منصوبوں کا اس میں دخل نہ ہوگا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۰)

پس جیسے اس دیوار کے متعلق فرمایا۔ جو خضر نے قائم کی تھی۔ جس میں مثالی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلامی دیوار کو مضبوط بنانے کی پیشگوئی تھی۔ رحمۃ من ربک اسی طرح اس دیوار کے متعلق بھی جو ذوالقرنین نے بنائی جس میں مثالی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یاجوج ماجوج کے طعن وتشنیع اور اعتراضات کے حملوں سے اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے دلائل وبراہین کی دیوار بنانے کی پیشگوئی تھی فرمایا ھذا رحمۃ من ربی کہ یہ میرے رب کی رحمت سے دیوار بنی ہے۔ پس آنحضرت کے ذریعہ تکمیل ہدائت وشریعت کی دیوار بنی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تکمیل اشاعت کی دیوار جس کا نتیجہ ہوگا کہ آہستہ آہستہ اللہ تعالے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر یعنی اسلام پر جمع کر دیگا۔ اور وہ مسیح کی آواز سنینگے اور اس کی طرف دوڑیں گے۔ تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۹)

مذکورہ بالا تمام بیان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت موسےٰ وخضر علیہما السلام کی ملاقات کے واقعہ کو ظاہری اور اصلی ماننے سے اسکی عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ واللہ اعلم بالصواب

کشفی ہونے کے دلائل کا جواب

اب میں ان دلائل کو لیتا ہوں۔ جو اس واقعہ کے کشفی ہونے کے ثبوت میں سالم صاحب نے پیش کئے ہیں۔

اس قسم کے کسی ظاہری واقعہ کا ذکر بنی اسرائیل کی تاریخ میں نہیں پایا جاتا۔ البتہ بنی اسرائیل کی روائتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ کو معراج ہوا تھا۔ اور معراج ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کا تاریخوں میں مفصل طور پر ذکر نہ ہونا تو ممکن ہے کیونکہ وہ ایک خواب یا کشف کی سی ایک چیز ہوتی ہے۔ مگر ظاہری سفر ہوتا تو اس قسم کے سفر کا ذکر ان کی تاریخ میں ضروری تھا۔

اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہر واقعہ جو قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ اس کا ذکر بنی اسرائیل کی تاریخ میں پایا جانا ضروری نہیں۔ اسی طرح بعض واقعات قرآن مجید میں ایسے بیان ہوئے ہیں، جو بنی اسرائیل کی تاریخ سے تعلق ہیں۔ لیکن ان کی کتب سے مختلف ہونے کی وجہ سے ہم ان کی حقانیت میں شک نہیں کرسکتے اسی طرح اگر اس سفر کا ان کی کتب میں ذکر نہیں پایا جاتا۔ یا ہمیں ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا۔ تو یہ بات اس قصہ کے اصلی اور ظاہری ماننے میں روک نہیں ہوسکتی۔ البتہ احادیث سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اس وقت کے یہود اس قصہ کو تو مانتے تھے۔ لیکن وہ کہتے تھے کہ یہ سفر موسےٰ بن منسی یا میشا بن یوسف بن یعقوب کو پیش آیا تھا۔ اور وہی خضر سے ملے تھے۔ نہ حضرت موسےٰ بن عمران علیہ السلام چنانچہ نوف البکالی جو کعب الاحبار کی بیوی کا لڑکا تھا یہی کہتا تھا جس کی تردید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کی (بخاری مسلم ترمذی۔ ابن جریر طبری۔ تاریخ الکامل لابن اثیر) اور ابن اثیر نے یہ قول اہل کتاب کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور امام رازی نے لکھا ہے کہ جمہور یہود کا یہی خیال تھا۔ کہ خضر کے قصہ کے متعلق ایک مضمون اے۔ جے وِنسنک کا ہے جس میں اس نے قرآن مجید میں مذکورہ واقعہ کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اس واقعہ کا ماخذ تین واقعات کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک اسکندر رومی کا جو آبحیات کی تلاش میں اپنے نوکر اینڈریس سمیت نکلا۔ اور ارض ظلمات میں سفر کے دوران میں ایک وقت جبکہ اس کا نوکر ایک چشمہ سے نمکین مچھلی دھو رہا تھا۔ تو وہ اچانک اس پانی سے زندہ ہوکر تیرتی ہوئی چلی گئی۔ اور اینڈریس اس کے پیچھے کودا۔ اور اسطرح اس نے ہمیشہ کی زندگی پائی۔ اور ایک قصہ Gilgamish Epic کا بتایا ہے۔ اور تیسرا ایک یہودی قصہ بتایا ہے۔ جو Jellinek Bet ha-Midrash v, 133-135 میں مذکور ہے۔ جس میں ربی یوشع بن لیوی کی ایلیا سے ملاقات کا ذکر ہے۔ اور ایک ساتھ سفر پر جانے کے لئے الیاس نے وہی شروط لگائیں۔ جیسی کہ خضر نے پھر الیاس نے یوشع بن لیوی کے سامنے ویسے ہی فساد انگیز اور غصہ دلانے والے کام کئے جیسے کہ خضر نے کئے تھے۔ اور یوشع ان سے ویسے ہی منفعل ہوا جیسے کہ حضرت موسیٰ لیکن ہمیں اسکندر وغیرہ کے متعلق قصص خرافیہ کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں۔ قرآن مجید خدا کا کلام ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالے نے جو بیان فرمایا ہے وہی صحیح ہے اور یہ واقعہ سفر کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا۔ اور آپ کی خضر سے ملاقات ہوئی۔ چاہے اس کا اس رنگ میں یہود کی معلومہ تاریخ میں ذکر نہ پایا جاتا ہو۔

معراج موسےٰ

بنی اسرائیل میں جو روایت معراج موسےٰ کے متعلق مشہور ہے۔ اس کتاب کا ذکر انسائیکلو پیڈیا ببلیکا اور جیوش انسائیکلو پیڈیا میں آیا ہے۔ اور اس کتاب کا انگریزی ترجمہ Gaster نے The Revelation of Moses مکاشفات موسےٰ کے عنوان کے ماتحت کیا ہے۔ لکھا ہے کہ جب خدا تعالے نے حضرت موسےٰ کو حکم دیا۔ کہ وہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر لے جائیں۔ تو حضرت موسےٰ نے عرض کی کہ بھلا میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں تو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ اے موسےٰ چونکہ تو نے خاکساری اور تواضع کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے میں تجھے عزت دونگا۔ اور سارے مصر کو تیرے قبضہ میں دیدوں گا۔ اور تجھے اپنے جاہ وجلال کے تخت کے پاس لاؤنگا اور اپنے فرشتے اور بہشت دکھاؤں گا تب خدا تعالےٰ نے Metatron فرشتہ حضوری (جو کہ Enoch حنوخ تھا) کو حکم دیا کہ وہ موسےٰ کو اپنے ساتھ بہت ہی تزک احتشام رقص وسرود اور طرب وسرور کے ساتھ لائیں۔ چنانچہ ان کی شکل کو تبدیل کرکے آسمان پر لے جایا گیا۔ جہاں انہوں نے ایک ایک آسمان کو دیکھا۔ تیسرے آسمان پر ایک فرشتہ دیکھا جس کے ستر ہزار سر تھے۔ ہر ایک سر میں ستر ہزار سونہہ اور ہر سونہہ میں ستر ہزار زبان اور ہر زبان میں ستر ہزار لفظ تھے۔ اور چھٹے آسمان میں ایک فرشتہ دیکھا جس کی بلندی پانچسو چالیس سال سفر کی تھی۔ اس کے پاؤں سے لے کر سر تک آگ کی آنکھیں تھیں۔ اور یہ موت کا فرشتہ تھا۔ غرضکہ ایسے ہی اور واقعات لکھے ہیں۔ میں نے اس تمام حصہ کو جو معراج موسےٰ سے تعلق رکھتا ہے بغور پڑھا ہے۔ لیکن خضر کے واقعہ میں سے کسی بات کا اس میں ذکر نہیں ہے۔ پس صرف معراج موسےٰ کی روائت بنی اسرائیل میں مشہور ہونے سے یہ استدلال کرنا کہ خضر سے ملاقات کا واقعہ بھی حضرت موسےٰ کا معراج تھا درست نہیں ہوسکتا۔ پس اگر معراج موسیٰ کی روائت میں اس واقعہ کا عدم ذکر اس کے معراج ہونے میں سالم صاحب کے نزدیک قادح نہیں ہوسکتا۔ تو اسے اصلی واقعہ ماننے کی صورت میں بھی بنی اسرائیل کی تاریخ میں اس کا عدم ذکر اسکی صحت کا مانع نہیں ہوسکتا۔

حضرت موسےٰ کا سفر

سالم صاحب لکھتے ہیں کہ بحر مدین والے سفر کے حضرت موسیٰ کا کوئی سفر قبل از بعثت ثابت نہیں۔ حالانکہ بنی اسرائیل کی روایات میں یہ روائت بیان ہوئی ہے۔ کہ حضرت موسےٰ ایتھوپیا گئے۔ اور ایتھوپین بادشاہ کی طرف سے ہوکر ان کے غنیم سے لڑے۔ جب نو سال فوج کی سروس میں داخل ہوئے گزر گئے تو Nikanos وہاں کا بادشاہ مر گیا

پھر موسیٰ ؑ کو جرنیل بنا دیا گیا۔ تو انہوں نے بلعام اور اس کے دو بیٹوں کو شکست دے کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور ایتھوپین نے انہیں اپنا بادشاہ بنا لیا اور وہاں کے لوگوں کی خواہش کے مطابق آپ نے مجبوراً متوفی بادشاہ کی بیوہ سے شادی کی۔ لیکن آپ اس کے قریب نہ گئے۔ آخر کار وہاں کے شہزادوں نے انہیں بہت سا مال دے کر بادشاہت سے علیحدہ کر دیا۔ اور اس وقت آپ کی عمر ۶۷ سال کی تھی۔ پھر آپ ایتھوپیا سے مدیان گئے اس کے بعد جوزیفس مورخ کا اس امر میں کہ وہ ایتھوپیا کتنی مدت ٹھیرے اور وہ بادشاہ ہوئے تھے۔ یا نہیں نیز فرعون کے گھر میں اور مدیان میں کتنی مدت ٹھیرے اور Tethros مدیانی نے ان سے کیا سلوک کیا۔ ان امور کے متعلق اختلاف کا ذکر کیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ ؑ کو بنی اسرائیل کے آزاد کرانے کے لئے حکم دیا تو آپ نے اپنے خسر سے مصر واپس جانے کے لئے اجازت چاہی۔ کیونکہ اس سے یہ وعدہ کر چکے تھے۔ کہ ان کی اجازت کے بغیر مدیان نہیں چھوڑیں گے۔ بعد حصول اجازت وہ اپنی بیوی بچوں سمیت مدین سے چل پڑے اور حضرت ہارون سے ملے جنہوں نے یہ مشورہ دیا کہ بیوی بچوں کو مصر لے جانا اس وقت مناسب نہیں ہے۔ اس لئے آپ نے انہیں واپس مدین بھیجدیا۔ پھر فرعون کے دربار میں گئے لیکن گفتگو کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بنی اسرائیل کے کام میں اضافہ کر دیا گیا۔ تب موسیٰ واپس مدین چلے گئے۔ ایک دوسری درشن کے لحاظ سے وہ اپنی بیوی بچوں کو اسوقت مدین واپس لے کر گئے۔ پھر چھ ماہ ٹھیر کر وہاں سے واپس مصر آئے جہاں انہیں ابیرام اور داتن کی طرف سے بہت تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ لکھا ہے Moses in treating with Pharaoh always showed to him the respect due to a King

یعنی حضرت موسیٰ ؑ ہمیشہ فرعون کے لئے اسی ادب اور احترام اور تعظیم کا اظہار کرتے رہے جو ایک بادشاہ کے مناسب حال ہے۔ (جیوئش انسائیکلو پیڈیا لفظ Moses)

قرآن مجید کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قبطی کو قتل کرنے کا واقعہ اس وقت ہوا جب حضرت موسیٰ ؑ پوری جوانی کو پہنچ چکے تھے۔ اگر اسوقت آپ کی عمر تیس سال کی فرض کی جائے۔ اور اس کے بعد مدین میں ٹھیرنے کی آٹھ یا دس سال۔ تو جب آپ کو اللہ تعالےٰ نے رسالت سے سرفراز فرمایا۔ اسوقت آپ کی عمر چالیس کے قریب ہوگی۔ اور آپ کی کل عمر ایک سو بیس سال تھی۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ اور اس پر تقریباً سب مورخین کا اتفاق ہے جوزیفس نے بھی یہی لکھا ہے۔ اور بائیبل میں جو سالوں کا حساب دیا گیا ہے۔ ان سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کہ خروج مصر سے لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کل چالیس سال ہیں۔ اور بائیبل میں انہی واقعات کا زیادہ تر ذکر ہے۔ جو حضرت موسیٰ ؑ کو بعد از خروج مصر پیش آئے لیکن خروج مصر سے پہلے چالیس سال نبوت کے حالات تفصیل سے بیان نہیں ہوئے۔ اس لئے بالکل قرین قیاس ہے۔ کہ خضر سے ملاقات کیلئے سفر ان چالیس سال میں کسی وقت آپ نے کیا ہو۔ اور اس لئے کہ یہ ایک پرائیویٹ سفر تھا۔ جو حصول علم کی خاطر تھا۔ اور خروج مصر سے پہلے تھا۔ اسلئے ہو سکتا ہے۔ کہ اس سفر کو بڑی اہمیت نہ دی گئی ہو۔ اسلئے تاریخ میں اسے جگہ نہ دی گئی۔

۵۔ سالم صاحب فرماتے ہیں۔ گوسالہ پرستی والے تلخ تجربہ کے بعد یہ قرین قیاس نہیں کہ حضرت موسیٰ ؑ نے کوئی اور لمبا سفر اختیار کیا ہو۔ لیکن یہ خیال صرف یہ فرض کر لینے کی وجہ سے ہے۔ کہ اس سفر کا واقعہ خروج مصر کے بعد پیش آیا۔ لیکن میرے نزدیک جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ سفر خروج مصر سے پہلے کا ہے۔

۶۔ اگر یہ سفر سچ مچ پیش آیا تھا۔ تو پھر کسی خلیفہ کا کیوں ذکر نہیں پایا جاتا۔ اس کے متعلق یہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت ہارون علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی تھے۔ بہر حال وہ خلیفہ ہونگے۔ لیکن قرآن مجید جب کسی واقعہ کا ذکر کرتا ہے۔ تو وہ اس واقعہ کی تمام جزئیات کا ہر جگہ ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ بقدر ضرورت بیان کرتا ہے۔

۷۔ حضرت خضر نے جو تین کام کئے ان کے متعلق جو سالم صاحب نے لکھا ہے۔ اس کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے۔ کہ کشتی توڑنے کے متعلق اگر اس واقعہ کو کشفی بھی مان لیا جائے۔ پھر وہی سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اگر اسے بالکل بیکار کر دیا جاتا۔ تو سب مسافروں کو غرق ہو جانا چاہیئے تھا۔ ورنہ بادشاہ اس پر قبضہ کر لیتا حضرت خضر نے تو صاف بتا دیا۔ کہ اس کشتی کو صرف عیب دار کرنا مقصود تھا۔ ایک دو جگہ سے تختیاں نکال دیں جس سے کشتی غرق بھی نہ ہو۔ اور عیب دار بھی ہو جائے۔

بچہ کا قتل

بچے کے قتل کے واقعہ کو سالم صاحب کشف ہونے کی قطعی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ بچے کے قتل کے متعلق ایسی روایات بھی موجود ہیں۔ جن میں لکھا ہے۔ کہ وہ جوان تھا اور کافر تھا۔ چنانچہ ابی ابن کعب رضؓ اور ابن عباس رضؓ نے آیت و اما الغلام فکان کافرا بھی پڑھا ہے۔ (بخاری) اور تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس میں لکھا ہے۔ وکان الغلام رجلا کافرا صاقا لا ثمن فذالک قتلہ الخضر وکان اسمہ جلیسور کہ غلام کافر بالغ مرد تھا۔ اور چور اور عادی قاتل تھا۔ اس وجہ سے خضر نے اُسے قتل کیا اور اس کا نام جلیسور تھا۔ اور غلام کے معنے لغتاً جوان کے بھی ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک قول یہ بھی ہے۔ کہ بچپن سے لے کر بوڑھا ہونے تک غلام کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ (لسان العرب) لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے معصوم بچہ قرار دیا ہے۔ اس لئے ہمیں غلام سے مراد بڑی عمر کا لینے کی ضرورت نہیں اور اس کے قتل کے جواز کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں واضح ہیں۔ اور حضرت ابن عباس رضؓ سے نجدۃ الحروری نے تحریراً یہی سوال دریافت کیا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تو بچوں کے قتل سے منع کیا ہے۔ پھر خضر نے اس بچہ کو کیسے قتل کیا۔ تو آپ نے اس کے جواب میں لکھا۔ ان کنت علمت من حال الولدان ما علمہ عالم موسیٰ فلک ان تقتل (بخاری وابن جریر) کہ اگر تجھے بھی بچوں کی حالت کے متعلق وہ یقینی علم حاصل ہو جائے جو حضرت خضر کو ہوا تھا۔ تو تو بھی قتل کر سکتا ہے۔ آخر وحی کی وجہ سے ہی حضرت موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰ ؑ کو دریا میں ڈالدیا تھا۔ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ تو صرف ایک رؤیا کی بنا پر اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے لگے تھے۔ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے امتناعی حکم نہ آجاتا اور خواب کی تعبیر نہ بتائی جاتی۔ تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنے بچے کے ذبح کرنے میں گنہگار ہوتے۔ ہرگز نہیں۔ پس خضر علیہ السلام نے اگر قطعی وحی کے ماتحت ایک بچہ کو قتل کر دیا تو وہ بھی کوئی قابل اعتراض نہیں ہے۔

دیوار بنانے پر اجرت کا مطالبہ

دیوار کے متعلق سالم صاحب لکھتے ہیں "کوئی شریف آدمی خواہ وہ اپنی دنیوی یا دینی وجاہت کے لحاظ سے کتنا ہی چھوٹا ہو۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو غریب یتیم کا کام کرے اور وہ بھی جبکہ اس سے کسی نے درخواست نہ کی ہو۔ یہ خواہش کرے کہ اس کا معاوضہ ملے۔ اور ان کا معاوضہ یقیناً ان یتامی سے ہوگا۔ اور یہ امر موسیٰ ؑ کی شان بزرگ کے سراسر خلاف ہے"۔ لیکن یہ سارا اعتراض محض ایک بات کے نظر انداز کر دینے کی وجہ سے ہے۔ اور وہ یہ کہ سالم صاحب نے اس امر پر غور نہیں کیا۔ کہ حضرت موسیٰ ؑ کا یہ اعتراض خضر علیہ السلام کے دیوار کی حقیقت کے اظہار سے پہلے کا ہے۔ جبکہ انہیں یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ یتامیٰ کی دیوار ہے۔

کیا خضر علیہ السلام فرشتہ تھے

سالم صاحب لکھتے ہیں "ماوردی کی روایت ہے۔ کہ خضر علیہ السلام سے مراد ایک فرشتہ ہے۔ یہ بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ اصلی واقعہ نہیں بلکہ کشف ہے" اس کا جواب یہ ہے کہ ماوردی نے اس کے متعلق تین اقوال لکھے ہیں۔ تیسرا یہ ہے کہ خضر ایک فرشتہ ہیں۔ اس کے متعلق السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج میں نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔ وھذا غریب ضعیف او باطل۔ کہ یہ تیسرا قول ضعیف یا باطل ہے۔ اور یہ معقول بھی ہے کیونکہ جیسا کہ احادیث مرفوعہ سے ثابت ہے کہ ان سے سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا ان سے زمین پر کوئی زیادہ عالم ہے اس پر خدا تعالےٰ نے وحی کی کہ ہاں میرا ایک بندہ خضر ہے جو مجمع البحرین میں ہے سائل کا یہ سوال ہرگز نہ تھا کہ کیا فرشتوں میں سے بھی کوئی زیادہ عالم ہے یا نہیں بلکہ یقیناً انسانوں کے متعلق تھا۔ پس کشف میں فرشتہ دکھا دینے سے حضرت موسیٰ کے منفی جواب کی تغلیط نہیں ہو سکتی تھی۔ مزید برآں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت واضح طور پر فرمایا ہے "کہ آخر حضرت موسیٰ کے مقابل پر ایک انسان نکل آیا۔ جس کی نسبت خدا نے علمناہ من لدنا علما فرمایا۔ (دافع البلاء) پس ماوردی کا قول اس بارہ میں بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا۔

تفصیل واقعہ

حضرت میر صاحب نے اس قصہ کے ظاہری اور اصلی ہونے کی ایک وجہ یہ پیش کی تھی۔ کہ جس تفصیل سے یہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔ تمام قرآن میں اور خواب یا کشوف اس تفصیل سے بیان نہیں کئے گئے۔" اگرچہ کسی واقعہ کا تفصیل یا اجمال سے مذکور ہونا اس کے کشفی یا اصلی ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ لیکن سالم صاحب نے اس کے رد میں جو عزیز مصر یا عزیر یا حزقیل علیہ السلام کا خواب اور شق القمر کو پیش کیا ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس تفصیل سے بیان نہیں ہوئے جس تفصیل سے یہ قصہ بیان ہوا ہے۔ عزیز مصر کا خواب صرف اتنا ہے۔ کہ میں نے سات موٹی گائیں دیکھی ہیں جنہیں سات دبلی کھا رہی ہیں۔ اور سات سبز بالیاں اور دوسری سات خشک بالیاں دیکھی ہیں۔ خواب صرف اتنا ہے۔ اور حضرت عزیر یا حزقیل کے خواب کا استدلال فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ سے کیا جاتا ہے اس کے بعد الہام کی صورت ہے پس سالم صاحب کی پیش کردہ مثالوں سے حضرت میر صاحب کے دعویٰ کی تردید نہیں ہوتی۔ لیکن میرے نزدیک ان کا استدلال بھی زور دار نہیں ہے۔

دوسرے واقعات سے پیوستگی

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اس قصہ کو اصلی ثابت کرنے کے لئے ایک وجہ یہ بھی پیش کی تھی۔ کہ اس سورت میں اصحاب کہف۔ آدم۔ ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے۔ اور یہ سب قصے جو ایک دوسرے سے پیوستہ بیان ہوئے ہیں۔ اصلی ہیں نہ کہ کشفی" اس کے جواب میں سالم صاحب فرماتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں دیگر کئی مقامات ایسے ہیں جہاں مختلف قصص باہم پیوستہ بیان ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان سب کی نوعیت یکساں نہیں بلکہ بعض ظاہری واقعات ہیں۔ بعض کشوف اور بعض سبق آموز تمثیلات۔ جیسے کہ انشقاق قمر اور دو شخصوں کے متعلق جو کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ علی الترتیب کشف اور ایک سبق آموز مثال پر مشتمل ہے۔ حالانکہ ان دونوں باتوں کو بعض ایسی اشیاء سے پیوستگی حاصل ہے۔ جو کشف یا مثال کی قبیل سے نہیں بلکہ ظاہری واقعات ہیں۔"

میرے نزدیک سالم صاحب کا یہ جواب بھی وزنی نہیں ہے۔ کیونکہ واضرب لھم مثلاً رجلین میں مثل کا لفظ موجود ہے جو فرضی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اصلی بھی۔ پس اگر کوئی ایک واقعہ تاریخ سے ثابت نہیں ہے۔ تو لفظ مثل کی موجودگی میں جو فرضی اور اصلی دونو پر صادق آتا ہے۔ اسے فرضی سبق آموز تمثیل لے لینا یقینی طور پر درست ہوگا۔ برخلاف ایسے واقعہ کے جس میں ظاہراً کوئی ایک لفظ موجود نہیں ہے۔ جو اسے کشفی ہونا متعین کرے۔ اس لئے اس کی دوسرے ظاہری اور اصلی قصص سے پیوستگی اس کے ظاہری اور اصلی قصہ ہونے کی ایک حد تک صحیح وجہ قرار دی جا سکتی ہے۔

شق القمر

مسئلہ شق القمر کے متعلق یہ قطعی حکم لگا دینا کہ یہ صرف کشفی واقعہ ہی تھا ظاہری نہیں لیا جا سکتا۔ میرے نزدیک درست نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دونو امکانات کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کہ روز ازل سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند میں رکھا ہوا تھا۔ کہ ایک ساعت مقررہ پر اس کا انشقاق ہوگا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نجوم اور شمس اور قمر کے خواص کا ظہور ساعات مقررہ سے وابستہ ہے اور ساعات کو حدوث عجائبات سماوی و ارضی میں بہت کچھ دخل ہے۔ پس کفار نے تو اس کو سحر قرار دیا۔ اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہیں بلکہ قوانین قدرتیہ میں سے ہے۔ جو اپنے وقتوں میں قرار پکڑنے والے ہیں۔ وآنگے حضور نے اس کے وقوع کا تاریخی ثبوت دیا ہے) (سرمہ چشم آریہ صا)

پھر فرماتے ہیں" حوادث قمری پر کیوں تعجب کیا جاتے کیا ممکن نہیں کہ اس حکیم مطلق نے انشقاق و اتصال کی دونو خاصیتیں رکھی ہوں۔ جن کا ظہور اوقات مقررہ سے وابستہ ہو۔ اور ازلی ارادہ سے وہی وقت مقرر ہو جب کہ نبی سے معجزہ مانگا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ نبی کی قوت قدسیہ کے اثر سے دیکھنے والوں کو کشفی آنکھیں عطا کی گئی ہوں۔ اور جو انشقاق قرب قیامت میں پیش آنے والا ہے۔ اس کی صورت ان کی آنکھوں کے سامنے لائی گئی ہو۔ کیونکہ یہ بات محقق ہے۔ کہ مقربین کی کشفی قوتیں اپنی شدت حدت کی وجہ سے دوسروں پر بھی اثر ڈال دیتے ہیں" (سرمہ چشم آریہ صا۲۲۹-۲۳۲)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت میں کفار کی شہادت کہ وہ جادو ہے کا ذکر کر کے تحریر فرمایا ہے۔

"اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا تھا۔ جس کا نام شق القمر رکھا گیا بعض نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ عجیب قسم کا خسوف تھا۔ جس کی قرآن شریف نے پہلے سے خبر دی تھی۔ اور یہ آیتیں بطور پیشگوئیوں کے ہیں۔ اس صورت میں شق کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا۔ کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہ گویا پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ایک استعارہ ہے"۔ (ص۲۲۳)

چنانچہ قصیدہ اعجازیہ میں فرماتے ہیں۔

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے سورج و چاند دونو تاریک ہوئے اب بھی تو کیا انکار کرے گا۔

علاوہ ازیں یہاں ظاہری واقعات جیسا کہ سورہ کہف میں مذکور ہیں کوئی بیان نہیں ہوتے۔ شق القمر کے واقعہ کو کشفی ماننے کی صورت میں اگلی آیات میں تعبیری لحاظ سے پیشگوئی کی تفصیل بیان ہوئی ہے چونکہ سورہ قمر کی اندرونی نیز بعض بیرونی دلائل ایسی ہیں جو واقعہ انشقاق قمر کو کشفی ثابت کرتی ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ تعبیری لحاظ سے جو اگلی آیات میں پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ ان سے اس نشان کی زیادہ عظمت ثابت ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس کو کشفی ماننا درست فرمایا ہے۔ اس لئے ہم انشقاق قمر کو کشفی ماننے میں حق بجانب ہیں لیکن حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کی ملاقات کے واقعہ کو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظاہری اور اصلی رنگ میں لیا ہے۔ لہذا اس کے متعلق یہ کہنا کہ یہ قصہ اصلی رنگ میں نہیں لیا جا سکتا درست نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب

خاکسار:- جلال الدین شمس
از لنڈن

جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرنے والے

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کی بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہونے والوں کی چوتھی قسط درج ذیل کی جاتی ہے "پیغام صلح" نے جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والوں کے متعلق لکھا تھا۔ کہ اگر بیعت کرنے والے سینکڑوں کی فہرست شائع کردی جائے تو سب پر روشن ہو جائے۔ کہ ایک عالم ہے۔ جو خلیفہ صاحب کی طرف امڈا چلا آرہا ہے۔ اب جبکہ ہم چوتھی قسط شائع کرکے ثابت کر رہے ہیں۔ کہ ۱۷۹۰ معہ جلسہ سالانہ پر سینکڑوں مردوں۔ عورتوں نے بیعت کی۔ اور اگر ان کی اولاد کو بھی شامل کیا جائے۔ تو یہ تعداد یقیناً ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ معلوم نہیں۔ "پیغام صلح" پر یہ بات روشن ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ کہ ایک عالم ہے۔ جو خلیفہ صاحب کی طرف امڈا چلا آرہا ہے۔

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۱۷۴۱	شریفاں بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور	۱۷۶۵	بشیرہ بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۷۴۲	نواب بی بی صاحبہ	،، سیالکوٹ	۱۷۶۶	سردار بی بی صاحبہ (بنت اللہ داد)	،،
۱۷۴۳	فاطمہ بی بی ،،	،،	۱۷۶۷	محمد بی بی صاحبہ	،،
۱۷۴۴	حیات بی بی صاحبہ	،،	۱۷۶۸	رشیدہ بیگم صاحبہ	شیخوپورہ
۱۷۴۵	محمد بی بی صاحبہ	شیخوپورہ	۱۷۶۹	امۃ الرفیق صاحبہ	سیالکوٹ
۱۷۴۶	رابعہ بیگم صاحبہ	،،	۱۷۷۰	ولایت بی بی صاحبہ	جالندھر
۱۷۴۷	آمنہ صاحبہ	امرتسر	۱۷۷۱	امۃ العزیز صاحبہ	سیالکوٹ
۱۷۴۸	برکت بی بی صاحبہ	لائل پور	۱۷۷۲	صفیہ بیگم صاحبہ	ایبٹ آباد
۱۷۴۹	مریم صاحبہ	شیخوپورہ	۱۷۷۳	عائشہ بی بی صاحبہ	جموں
۱۷۵۰	چراغ بی بی صاحبہ	سیالکوٹ	۱۷۷۴	زہراں صاحبہ	سیالکوٹ
۱۷۵۱	رحمت بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ	۱۷۷۵	سردار بی بی صاحبہ	،،
۱۷۵۲	اللہ بی بی صاحبہ	جہلم	۱۷۷۶	رشیدہ صاحبہ	گوجرانوالہ
۱۷۵۳	خورشید بیگم صاحبہ	لاہور	۱۷۷۷	شریفاں بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۷۵۴	راج بیگم صاحبہ	گجرات	۱۷۷۸	امۃ الحفیظ صاحبہ	گجرات
۱۷۵۵	راج بی بی صاحبہ	جہلم	۱۷۷۹	رشیدہ صاحبہ	گورداسپور
۱۷۵۶	اقبال بیگم صاحبہ	سیالکوٹ	۱۷۸۰	ممتاز بیگم صاحبہ	امرتسر
۱۷۵۷	مسرت صاحبہ	،،	۱۷۸۱	بہشت بی بی صاحبہ	گجرات
۱۷۵۸	نور بیگم صاحبہ	،،	۱۷۸۲	سردار بیگم صاحبہ	گورداسپور
۱۷۵۹	عظیم بی بی صاحبہ	گورداسپور	۱۷۸۳	مختار بی بی صاحبہ	گجرات
۱۷۶۰	سارہ بیگم صاحبہ	،،	۱۷۸۴	حاکم بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۷۶۱	رحمت بی بی صاحبہ	سیالکوٹ	۱۷۸۵	نذیر بیگم صاحبہ	،،
۱۷۶۲	طالعہ بی بی صاحبہ	گورداسپور	۱۷۸۶	رحیم بی بی صاحبہ	گجرات
۱۷۶۳	نور بیگم صاحبہ	،،	۱۷۸۷	خدیجہ بیگم صاحبہ	،،
۱۷۶۴	سردار بی بی صاحبہ بنت نواب	،،	۱۷۸۸	سکینہ بی بی صاحبہ	،،
			۱۷۸۹	مختار بی بی صاحبہ	گورداسپور
			۱۷۹۰	رحمت بی بی صاحبہ	امرتسر

اہم ملکی حالات اور واقعات

مرکزی اسمبلی کی کاروائی

۱۸ فروری دہلی میں مرکزی اسمبلی کا جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں ڈیفنس سکرٹری نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ قبائلی علاقہ سے فوجی بھرتی کی موجودہ سکیم میں تبدیلی کے متعلق کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ گورنمنٹ مختلف قبائل سے سپاہی بھرتی کر چکی ہے یکم جنوری کو ان کی تعداد بالترتیب ۱۷۱-۲۲۲- اور ۲۳۴ تھی۔

سر رضا علی نے ایک تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت مانگی جس کا مقصد یہ تھا کہ جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ نے غیر منقولہ جائداد حاصل کرنے یا اس پر قبضہ کرنے کے حق سے ہندوستانیوں کو محروم کرنے کے لئے قانون کا جو اعلان کیا ہے اس سے پیدا شدہ صورت حالات کو زیر بحث لایا جائے۔ سر جی ایس باجپئی نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ یونین گورنمنٹ کے ہوم ممبر نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ مذکورہ قانون بنانے کے متعلق تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اور یہ کہ یہ معاملہ ابھی زیر غور ہے۔ گورنمنٹ کو سرکاری طور پر اس بارے میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

سر رضا علی نے کہا۔ یونین گورنمنٹ ہندوستانیوں کے خلاف اس قسم کا بل پیش کرنے کے لئے قطعی فیصلہ کر چکی ہے اگر حکومت ہند کو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ تو وہ ہوشیار نہیں سمجھی جا سکتی۔ اس لئے مذمت کی مستحق ہے جنوبی افریقہ میں ایجنٹ جنرل رکھنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ جبکہ وہ اس قسم کے واقعات سے بھی حکومت ہند کو آگاہ نہیں کر سکتا۔ تجویز یہ ہے۔ کہ اگر جائیداد کے مالکان کی ساٹھ فیصدی تعداد اس امر پر اعتراض کرے۔ کہ یہ جائداد یا اس کی مستاجری ہندوستانیوں کے قبضہ میں نہیں رہنی چاہئے۔ تو ہندوستانیوں کو اس پر قبضہ کرنے یا رکھنے کی ممانعت کر دی جائیگی۔

صدر نے تحریک التوا کو آؤٹ آف آرڈر قرار دیدیا۔

اس کے بعد ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۰۵ میں ترمیم کے بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پیش کی گئی۔ جو ۹۴ ووٹوں کو موافقت اور ۲۴ کی مخالفت سے پاس ہوگئی۔ اس ترمیم کا مفاد یہ ہے۔ کہ عدالتیں بعض مقدمات میں ملزمان کو حاضری سے مستثنےٰ قرار دے سکتی ہیں۔

پھر ڈاکٹر دیش مکھ نے ہندو عورتوں کے طلاق کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پیش کی لیکن مسٹر سچو ریہ کی درخواست پر اس پر بحث اپریل تک ملتوی کر دی گئی کیونکہ ابھی تک کئی پراونشل گورنمنٹوں کی رائے موصول نہیں ہوئی ہے۔

غیر زراعت پیشہ لوگوں کی کانفرنس کے صدر نے کیا کہا

۱۸ فروری کو امرتسر میں غیر زراعت پیشہ لوگوں کی کانفرنس میں سردار سنت سنگھ ایم ایل اے نے جو صدارتی ایڈریس پڑھا۔ اس میں صوبجاتی حکومتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔